کتاب نما

مترادفات القرآن: از: مولانا عبدالرحمٰن کیلانی۔ ملنے کے پتے: (۱) مکتبہ السلام، وسن پورہ، سٹریٹ نمبر ۲۰، لاہور۔ (۲) ادارہ مراۃ القرآن والحدیث، ۲ شیش محل روڈ، لاہور۔ صفحات ۱۰۰۸، قیمت ۲۵۰ روپے۔

قرآن کے متعلق علوم کے مختلف دائروں میں قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک کام ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ کچھ علوم تو خود قرآن ہی کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے۔ ہمارے اسلاف نے تفسیری، لغوی، حرفی و نحوی لحاظ سے بھی، قواعد و فصاحت و بلاغت کے قرآنی معیارات کے متعلق بھی، معانی و مطالب کی تصریف و تکرار کے پہلو سے بھی، اور ترتیب و نظم کے بارہ میں بھی، نیز قرآن کے احکام اور ان کو احادیث کی توضیحات کے ساتھ پیش کرنے کے لحاظ سے بھی ایسی گراں بہا خدمات امت کے لیے اپنے علمی ترکے میں چھوڑی ہیں کہ دورِ حاضر کا معزز لفظ "تحقیق" شرمسار ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر اخلاف کو بھی تا ایں دم اللہ نے قرآن کی علمی خدمات کے لیے بڑی توفیق دی ہے۔ "مترادفات القرآن مع فروق اللغویہ" اس سلسلے کی تازہ ترین کتاب ہے، جو مسرت کے ساتھ ساتھ تحیّر تک لے جاتی ہے۔ اس دورِ فتنہ والحاد میں، اس زمانہ فرنگ پرستی میں اللہ کا ایک فقیر منش بندہ ایک لمبے عرصے میں متذکرہ موضوع کے راستے پر خاموشی سے چلتا ہوا بہت سے موتی سمیٹ کے لایا ہے اور اب وہ ان موتیوں کو قدر شناسوں پر نچھاور کرکے خراجِ تحسین اور دعائے رحمت رب حاصل کر رہا ہے۔

یوں تو عمومی حد تک یہ مسئلہ ہر زبان میں پایا جاتا ہے کہ اس کے ہم معنی الفاظ (جو درحقیقت قریبُ المعنی ہوتے ہیں) کیا کیا ہیں، اور وہ بلحاظ معانی کیا فروق رکھتے ہیں۔ بعض اوقات یہ فرق بہت ہی لطیف اور عمیق نوعیت کا ہوتا ہے، لیکن عربی زبان اور خصوصاً قرآن کی استعمال کردہ عربی زبان میں جو بے شمار ہم معنی (قریب المعنی) الفاظ وارد ہوئے ہیں، ان کے متعلق یہ سوال بڑا اہم ہے کہ ان میں وجہ یکسانی اور وجہِ تفاوت کیا ہے؟ کیونکہ قرآن کے صحیح ترجمہ و تفسیر

کے لیے یہ جاننا لازم ہے۔ ایسی چند کتابیں عربی زبان میں تھیں' مگر ان سے پورا مدعا حاصل نہیں ہوتا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک پاکستانی صاحب علم و ایمان نے اس موضوع پر نہایت جامع اور مفید تحقیقی کتاب کا تمغا اردو زبان کے سینے پر سجا دیا ہے۔ پیش لفظ پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیلانی صاحب نے اپنا سفر تجسّس و تفکر کس طرح کیا ہے' نیز کتاب کے مندرجات کو سمجھنے کے لیے بہت اچھی کلیدی باتیں لکھی ہیں۔ بعض مترادف الفاظ' قرآن کریم میں بہ تعداد کثیر استعمال ہوئے ہیں' مثلاً: گرنا' گرانا کے لیے ۱۹ الفاظ' سامان کے لیے ۱۵ الفاظ' کم کرنا کے لیے ۱۳' ہلاک کرنے کے لیے ۱۳' کنارہ کے لیے ۱۳' زمین اور اس اقسام کے لیے ۲۱--- کئی مزید مثالیں ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے قرآن کے انداز میں اضداد کے استعمال سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ مضمون کچھ عرصہ میرے ذہن میں بھی رہا کہ قرآن نے شروع سے آخر تک تقابلی اندازِ بیان اختیار کیا ہے۔ نظریات' کرداروں' اصولوں' اعمال اور نتائجِ اعمال' قوموں اور گروہوں' جنگوں اور مظالم' احوال اور مناظر' خیر اور شر کے سلسلے میں اچھے اور برے نمونوں کو آمنے سامنے لا کر وہ اہلِ بصیرت کے سامنے متضاد امور بیان کرتا ہے' اور بالعموم دونوں طرف تقابلی انداز سے الفاظ ملا کر دو طرفہ فروق کو واضح کرتا ہے۔ مولانا کیلانی نے قرآن میں اضدادی الفاظ کے استعمالات سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ کتاب کا مرکزی خزانہ ۲ فہرستیں ہیں۔ ایک فہرست میں اردو عنوانات' بہ ترتیب حروفِ تہجی جمع کر کے ہر عنوان کے ساتھ قرآن میں مستعمل مترادف الفاظ کا ذکر ہے۔ اس میں ۷۳۷ عنوانات ہیں' جن کے تحت ۳۱۰۰ عربی مادے زیر بحث آئے ہیں۔ دوسری فہرست میں قرآن کے استعمال کردہ عربی زبان کے الفاظ اور مادوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ فلاں مادہ کون کون سے اردو عنوان کے تحت یا کسی ضمیمے میں درج ہے۔ جن الفاظ کا کوئی مترادف استعمال نہیں کیا گیا' ان کو بھی ہم نے سورۃ' آیت کا نمبر دے کر درج کر دیا ہے۔

مولف نے سچ کہا ہے کہ یہ کتاب قرآنِ کریم کی ایک مختصر اور جامع ڈکشنری کا کام دے سکتی ہے۔ فہرست اوّل میں سے دو مثالیں:

اوڑھنا (نمبر شمار ۴۵): **استغشی' ادثر' ازمل۔**

اونٹ: **ابل' بعیر' جمل' ھیم' رکاب' ناقتہ' ضامر' عشار' بدن' بحیرہ' وصیلہ' سائبہ' حام۔**

"م" کے تحت ملانا : خلط' الحق' وصل' الف' لبس' رکب' ضم' مشج' مزج' مرج' شاب' ضغث۔

دوسری فہرست سے ایک مثال:

پہلے ہی حرف عنوان "آ" کے نیچے عربی کے مادے اور محاورے۔

آباد ہونا' بسنا' رہنا' کے لیے عربی الفاظ سکن' تبوا' ثوی' بد ا' حضر' خلد' عاشر' غنی۔

اب آگے ان میں سے ان بنیادی الفاظ اور ان کے مشتقات (خصوصاً استعمالات) کی تشریح درج ہے۔ اور جن آیات میں کسی لفظ یا اس کے مشتق کا استعمال کیا گیا ہے' وہ آیت مع حوالہ لکھی گئی ہے۔

آخر میں "ماحصل" کے عنوان سے تمام متذکرہ الفاظ کا' ان کے استعمالات کی روشنی میں' وہ مخصوص مفہوم لکھا گیا ہے جو ایک دوسرے کے فرق و امتیاز کو واضح کرتا ہے۔

یہ باب ص ۶۷ سے ۹۰۴ تک چلتا ہے۔

پھر چند بہت مفید ضمیمے ہیں۔ ضمیمہ نمبرا میں تمام اسمائے معرفہ (انبیا و رُسل' رِجال' اماکن اور اسمائے اعداد اور اسمائے ضمیر و اسمائے اشارہ بھی) شامل ہیں۔ علاوہ ازیں عبادات اور شرعی اصطلاحات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۲ میں اسمائے نکرہ (متنوع عنوانات کے تحت جانوروں' پرندوں' نباتات' اجزائے بدن' ہتھیار' برتن' کپڑے وغیرہ کے عربی الفاظ) بھی اردو تشریح کے ساتھ مندرج ہیں۔ ضمیمہ نمبر ۳ لغت اضداد پر مشتمل ہے۔ ایک دوسرے سے تضاد رکھنے والے الفاظ سے بھی ان کا مفہوم زیادہ آسانی سے سمجھ میں آتا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۴ میں ایک بہت اہم ضرورت' اردو دان سرسری عربی شناسوں کے لیے اور عربی زبان کے طلبہ کے لیے پوری کر دی گئی ہے' یعنی ماضی یا مضارع میں حرف عین میں حرکت کی تبدیلی سے معانی میں جو فرق پڑ جاتا ہے اسے نمایاں کیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۵ میں بعض متفرقات کا تذکرہ ہے۔ اگلے ضمیموں میں الفاظ کے اضداد' غلط العام اور خاص الفاظ پر گفتگو کی گئی ہے۔

ایک فقیر آدمی بیس پچیّس برس ایک مبارک مقصد کے لیے پختہ عزم اور صبروثبات کے ساتھ چلتا رہا اور آج ایک گراں بہا حاصل سفر' اہل ذوق کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اور بھی متعدد دینی کتابیں لکھی ہیں' لیکن ان کے اس تازہ کارنامے نے تو گویا ان کتابوں ہی کو نہیں' اپنے دور کے لکھنے والوں کے ہجوم کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اللہ ان کی محنت قبول فرمائے اور ان کی کتاب کے قدردان پیدا کرے۔ (نعیم صدیقی)

وسطی ایشیا کے مسلمان (دو ماہی مجلّہ) : مدیر اعزازی : سفیر اختر۔ ناشر: انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' نصر چیمبر بلاک ۱۹' مرکز ایف سیون' اسلام آباد۔ صفحات ۳۲۔ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے۔ سالانہ ۵۰ روپے۔

اکثر اردو رسائل و مجلّات کے "عمومی مزاج" کے برعکس زیرنظر دو ماہی مجلّہ ایک مخصوص نوعیت کا حامل اور ایک موضوع تک محدود ہے' اور صوری و معنوی اعتبار سے منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ سابق سوویت یونین کی چھ مسلمان ریاستوں کو' ستر سالہ روسی جبرواستبداد کی غلامی کے بعد' اب (جیسی اور جس حد تک بھی) آزادی ملی ہے' تو پورے عالمِ اسلام' خصوصاً پاکستان' افغانستان' ایران' ترکی' سعودی عرب میں "آ ملیں گے سینہ چاکان چمن سے سینہ چاک" کے سے والہانہ انداز میں ان کا پرجوش استقبال کیا گیا ہے۔ یہ ریاستیں مسلم علوم و تہذیب کا گہوارہ رہی ہیں اور یہاں سے عالمِ اسلام کے نامور محدثین' علما' فقہا اور صلحا اٹھے۔ لیکن اب ان علاقوں اور ریاستوں میں' خصوصاً اسلام اور مسلمانوں کی ذہنی' تہذیبی' سماجی اور معاشی کیفیت کے حوالے سے' صورتِ حال کیا ہے ؟ اس بارے میں اردو قارئین کی معلومات غایت درجہ محدود ہیں' مگر عام قارئین' طلبہ' اساتذہ' تاجر اور سیاست کار سبھی اس بارے میں کچھ نہ کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد نے زیرِنظر رسالہ جاری کیا ہے۔

تاحال "وسطی ایشیا کے مسلمان" کے ۸ شمارے شائع ہوئے ہیں۔ اس کی ضخامت بظاہر کم معلوم ہوتی ہے (۳۲ صفحے)' مگر نستعلیق کی باریک کتابت میں' ہر شمارہ نہایت جامع' ٹھوس اور معلومات افزا مضامین و مباحث اور تبصروں کے ساتھ سامنے آرہا ہے۔ وسطی ایشیا کے سیاسی رجحانات' اسلامی تحریکیں' مقبوضہ مسلم ریاستوں کا ماضی' روس سے ان کے تعلقات' مسلم ممالک سے رابطوں کی نوعیت' علما و شخصیات' ماحولیاتی مسائل' قدرتی وسائل' موجودہ تہذیبی اور سیاسی کشمکش' دینی بیداری' تعلیمی ادارے' کتب خانے اور بحیثیتِ مجموعی ان نو آزاد ریاستوں کی تہذیب و تمدن' تاریخ و ثقافت اور معاشرت و معیشت کے بارے میں' ہر شمارے میں مفید اور مستند معلومات مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض مضامین علمی اور تحقیقی نوعیت کے ہیں' جیسے علامہ موسیٰ جاراللہ' نو آزاد مسلم ریاستیں اور ایران' وسطی ایشیا اور علامہ اقبال وغیرہ --- اور یہ سب ڈاکٹر اختر راہی کی تحقیق و تلاش کا نتیجہ ہیں --- وسطی ایشیا کے موضوع پر مغربی دنیا میں شائع ہونے والی بعض مفید تحریروں کے تراجم بھی شامل ہیں۔ مزید برآں اس موضوع پر

انگریزی، عربی اور اردو مطبوعات پر تبصرے بھی کیے جاتے ہیں۔

اس طرح یہ مجلّہ اپنے موضوع پر اردو دنیا کی ایک اہم علمی اور صحافتی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ درحقیقت یہ تحقیقی اداروں اور یونیورسٹیوں کے کرنے کا کام تھا، جو ایک غیر سرکاری ادارہ انجام دے رہا ہے، اور اس میں بھی مجلّے کے فاضل اعزازی مدیر کی کاوش سب سے نمایاں ہے۔

بہتر ہو اگر کسی اندرونی صفحے پر وسطی ایشیا کا ایک ایسا نقشا دیا جائے، جس میں نو آزاد مسلم ریاستوں اور ان کے اہم شہروں کا محل و قوع دکھایا گیا ہو۔ قارئین کے ذہنوں میں ابھی ان کا جغرافیہ نہیں ہے، اس لیے ہر شمارے میں مجوزہ نقشا ان کے لیے مفید ہو گا۔

بہ لحاظ قیمت ارزاں اور بہ لحاظ معلومات و لوازمہ، یہ ایک معیاری مجلّہ ہے، جس کے ناشر اور مدیر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

صلِ علیٰ، صلِ علیٰ: مرتبین: محمد جاوید اقبال، تابش مہدی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی۔ صفحات ۱۱۲۔ قیمت ۱۵ روپے۔

گذشتہ دو تین عشروں سے نعت گوئی کی طرف مراجعت، اردو شاعری کا ایک خوش آیند اور فطری رجحان ہے۔ اس کے نتیجے میں بکثرت نعتیہ مجموعے نکلے ہیں، اور اردو کا کوئی بھی ادبی پرچہ، خواہ اس کا تعلق کسی بھی مکتب فکر یا دھڑے سے ہو، معروف و غیر معروف شاعروں کی تازہ بتازہ نعتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ نعتوں کے انتخابی مجموعے بھی اس سلسلے کی کڑی ہیں۔

منتخب نعتوں کا زیرِ نظر مجموعہ "فکر و عقیدے کی طہارت، مقصد کی رفعت اور فنی اور لسانی قدروں کو خصوصیت کے ساتھ پیش نظر" رکھتے ہوئے پیش کیا گیا ہے۔ ۳۹ نعتوں میں خیالات و زاویۂ نظر کے ساتھ، ہیئت کا تنوع بھی موجود ہے۔ ۲، ۳ کے سوا باقی سب شعرا کا تعلق بھارت سے ہے۔ ابتدا میں نعت نگاروں کا دو دو چار چار سطری تعارف کرایا گیا ہے۔ کتابت و طباعت معیاری ہے اور قیمت مناسب --- امید ہے یہ مجموعہ نعت دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

(رفیع الدین ہاشمی)

دام ہم رنگِ زمیں: از: عنصر صابری۔ ناشر: پروگریسو بکس، ۴۰ بی اردو بازار، لاہور۔ صفحات ۲۶۴۔ قیمت مجلد ۵۰ روپے۔ غیر مجلد ۳۶ روپے۔

دنیا کے سارے حالات و واقعات کو صرف یہودی سازش کی عینک سے دیکھنے کا رجحان ہمارے

ملک میں مصباح الاسلام فاروقی صاحب مرحوم کی "جیوش کانسپیریسی" کی اشاعت سے شروع ہوا۔ زیرنظر کتاب میں ۳۳ ویں درجے کے یہودی زعما کے ۲۴ پروٹوکول کا ترجمہ دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اردو ڈائجسٹ کو دیا گیا مولانا ظفراحمد انصاری مرحوم کا ایک انٹرویو بھی شاملِ اشاعت ہے۔ مرتب نے "پس چہ باید کرد" کے عنوان سے سازش کا مقابلہ کرنے کے لیے کچھ تدابیر بھی تجویز کی ہیں۔ پروٹوکول کی اشاعت تو اسی لیے کی جاتی ہوگی کہ ہم غیریہودیوں کو ان کی سازشوں سے آگاہ کیا جائے' اور ہم ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن سازش کی کامیابی اور اس کا شکار ہونے والوں کی بے بسی کا نقشا کچھ ایسا مایوس کن پیش ہوتا ہے کہ خیال آتا ہے' یہ نقشا بھی کسی یہودی سازش کا نتیجہ تو نہیں! (مسلم سجاد)

سوانح چودھری غلام محمدؒ: مرتبہ: محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی' ۳۵ - ڈی' بلاک ۵' فیڈرل بی ایریا' کراچی ۷۵۹۵۰۔ صفحات ۳۳۵۔ قیمت درج نہیں۔

پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے تحریکی حلقوں کے لیے چودھری غلام محمد مرحوم کا نام ایک خوشگوار یاد ہے۔ ۳۴ تحریروں کا یہ مرقع ہر زاویہ سے ان کی زندگی پر روشنی ڈالتا ہے' اور ایک ہمہ جہتی شخصیت جیسے آنکھوں کے سامنے چلتی پھرتی نظر آتی ہے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اور ان کی صلاحیت کی ہر رمق تحریکِ اسلامی کے مقاصد کے لیے وقف تھی۔ ان کے شروع کیے ہوئے منصوبے آج پاکستان' افریقہ' برطانیہ' بنگلا دیش اور معلوم نہیں کہاں کہاں برگ و بار لا رہے ہیں' اور یقیناً ان کے درجات میں اضافے کا سبب ہیں۔ یہ مجموعہ دس سال بعد دوبارہ شائع ہوا ہے۔ اچھا ہوتا کہ اس دوران چودھری صاحب کے بارے میں شائع ہونے والی مزید تحریرات بھی شامل کرلی جاتیں۔ بہرحال' تحریکِ اسلامی کے قائدین اور کارکنوں کی نئی نسل کے لیے ۲۴ برس قبل رخصت ہو جانے والے ایک قائد' لیکن دراصل کارکن' کی سیرت کا یہ نمونہ بہت کچھ سبق رکھتا ہے۔ (مسلم سجاد)

وضاحت

۱ - ترجمان میں ترجیحاً دینی اور علمی کتابوں پر تبصرے شائع کیے جاتے ہیں۔
۲ - تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہیں
۳ - تبصرے کے لیے مطبوعات براہ راست: مدیر "ترجمان القرآن" منصورہ' لاہور۔ ۵۴۵۷۰ کو بھیجی جائیں۔